فصوص الحکم

بعون منور کن زمین و زمان و نور افزای مہر درخشان

درین زمان برکت اقتران بفضل خالق کون و مکان کتاب فیض انتساب مجموعہ معارف نعم

معروف ترجمۂ اردوے

فصوص الحکم

بار اول بحفظ حق تالیف

باہتمام خاکسار محمد عبد اللہ صدیقی تاجر کتب لکھنؤ بازار چوک و مالک مطبع مجتبائی

از انجلای طبع مطبع مجتبائی نور علی نور گردید ١٣٢١

قبول کر لیتے ہین کیونکہ ایک ہی زمین پر مختلف روشنیان آفتاب اور ستارون سے ہوتی ہین اور ایک ہی گھر مین متعدد چراغون سے بہت سی روشنیان ہوتی ہین اور ایک ہی ہیولی مین عالم کون وفساد کے مختلف صورتون کا بدلنا ہمارے کلام کی حقیقت پر بہت بڑی اور صاف دلیل ہے اسے یاد کر لو حالانکہ وہ جسم کثیف ہے اور مختلف صورتون مین جلوہ گر ہے پھر لطیف چیز کے ساتھ تمھارا کیا گمان ہے جو ہر مرتبہ اعلیٰ اور ادنی مین ظاہر ہے اور دو مغایر چیزون مین جو من کل الوجوہ مغایر ہون حلول اور اتحاد کہنا اہل اللہ کے نزدیک شرک ہو کیونکہ اون کے نزدیک واحد قہار کے نور سے تمام اغیار فانی اور نابود ہین۔

فصل دوازدہم نبوت اور رسالت و ولایت کے بیان مین

یہ بیان ہو چکا ہے کہ حق تعالیٰ کے دو جہت ہین ظاہر اور باطن۔ باطن وحدت حقیقی پر مشتمل ہے جسمین غیب مطلق اور کثرت علمی جسکو حضرت اعیان ثابتہ کہتے ہین داخل ہین۔ اور اسم ظاہر ہمیشہ کثرت کا معروض ہے اور یہ کبھی کثرت سے خالی نہین ہو سکتا ہے کیونکہ جب اسماء اور صفات کا ظہور ہوگا تو ہر ایک کے حرۓ ہی خاصیت کے سبب سے ہر ایک کی صورت بھی مخصوص ہوگی کیونکہ خاصیتون کی کثرت تعدد کو مستلزم ہے اسیواسطے اسم ظاہر کو کثرت لازم ہے اور جب ہر ایک نے اپنا غلبہ اور تسلط اور حکومت چاہا تو اعیان خارجیہ مین ایک کو دوسرے سے نزاع اور خصومت حاصل ہوئی۔ کیونکہ ہر ایک اپنے غیر مین اسم ظاہر کی خاصیت سے محجوب ہین اب امر الٰہی نے چاہا کہ انمین کوئی مظہر حکم اور عدل بنایا جائے تاکہ وہ اونمین حکومت کرے اور نظام عالم دنیا اور آخرت مین محفوظ رہے اور وہ مظہر اسماء مین عدالت سے اوس رب کے ساتھ حکم کرے جو رب الارباب ہے اور وہ ہم لوگون سے ہر ایک کو اوسکے ظاہری اور باطنی کمال تک پہونچاوے اور وہی مظہر اصل مین نبی ہے اور وہی ازلی اور ابدی ظاہری اور باطنی اولی اور اخری قطب ہے اور یہی حقیقت محمدیہ ہے صلی اللہ علیہ وسلم چنانچہ رسول اللہ نے اسی طرف اس حدیث مین اشارہ کیا ہے کہ کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بین الماء والطین (مین اوسوقت نبی تھا جب آدم پانی اور مٹی یعنے علم اور جسم کے درمیان تھے) اور عالم ظاہر مین یعنے اسماء کے مظاہر مین حکم وہ نبی ہے جسکی نبوت نبی حقیقی محمد عربی سے نیابۃً وجود خارجی کے بعد ہوتی ہے اور نبی وہ ہے جو خلق کے پاس ہدایت کے لیے اور اوس کمال کے راستہ بتلانے کے لیے بھیجا گیا ہو

جو حضرت علمیہ مین اونکے اعیان ثابتہ کے استعداد کے مقتضا پر اونکے لیے مقدر ہے۔ اور وہ نبی کبھی صاحب شریعت ہوتا ہے جیسے رُسُل علیہم السلام ہین اور کبھی صاحب شریعت جدید نہین ہوتا ہے بلکہ پہلے ہی شریعت مین اوسکے حقایق کو انکی استعداد کے موافق تعلیم کرتا ہے جیسے بنی اسرائیل کے انبیا ہین اور بعثت اور نبوت وہ اختصاص الہی مین حق کی تجلی سے اعیان ثابتہ کو حاصل ہوئی ہین اور یہی تجلی عین کے نبی ہونے کی مقتضی ہوی اور علم کی تجلی کو انکے اصطلاح مین فیض اقدس کہتے ہین اور جب ہر مظہر اس جلیل القدر مرتبہ کا طالب ہوا تو اسواسطے وہ نبوت کے ساتھ معجزے اور خرق عادات کو مقترن کردیا تاکہ مخاصم پر غلبہ ہو اور نبی اور متنبی مین فرق ظاہر ہو اس سبب سے انبیاء علیہم السلام ذات الہی کے مظاہر ہین کیونکہ وہ لوگ انہین عدالت کے اعتبار سے حق تعالی کے ربوبیت کے مظاہر ہین پس نبوت صرف ظاہر سے مخصوص ہے اور سب انبیا نفس ہدایت اور دعوت اور خلق مین تصرف کرنے مین مشترک ہین اور سوا اسکے اور بہت سے نبوت کے متعلق ضروری چیزین ہین اونمین سب برابر ہین اور ہر ایک دوسرے سے مرتبہ مین باعتبار احاطہ تامہ کے ممتاز ہین جیسے اولوالعزم رسل علیہم السلام ہین۔ اور کبھی احاطہ غیر تامہ سے بھی باہم ممتاز ہین جیسے بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام ہین پس نبوت کا پورا دائرہ دوسرے متناہی دائرون پر مشتمل ہے جو احاطہ مین متفاوت ہین۔ اور یہ معلوم ہے کہ ظاہر تائید اور قوت اور قدرت اور تصرف اور علوم اور کل فیضان الٰہی کو ہمیشہ باطن ہی کے ذریعہ سے حق تعالی سے التیام ہے اور یہی ولایت کا مرتبہ ہے جو ولی سے ماخوذ ہے اور ولی کے معنی قریب اور دوست دونون ہین۔ پس نبوت کا باطن ولایت ہوا اور ولایت کی دو قسم ہین۔ ولایت عامہ اور ولایت خاصہ۔ اول کل ایمان اور اسلام اور عمل دونون کو شامل ہے اور اونکا عمل اور اسلام اونکے مرتبون کے موافق ہوگا چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (اللہ ایمان والون کا دوست ہے یا اون کے قریب ہے) اور ثانی فقط اہل سلوک سے واصلین حق کو شامل ہے جو حق تعالی مین فنا ہو جاتے ہین اور حق تعالی ہی کے ساتھ باقی رہتے ہین۔ اور ولی اصل مین وہ ہے جو فنا فی اللہ ہو گیا ہو کیونکہ ولایت ذات باری مین بندہ کے فنا ہونے کو کہتے ہین اور فنا سے یہ مطلب نہین ہے کہ بندہ بالکلیہ مفقود ہو جاوے بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ ربوبیت کے جہت مین بندہ اپنی بشریت کے جہت کو بالکل نیست و نابود کر دیوے کیونکہ ہر بندہ کو حضرت